حقيقة النزاع بين الدولة الاسلامية العراق والشام و جبهة النصرة

اسلامی ریاست عراق وشام اور جبهة النصره کے درمیان اختلاف کی اصل حقیقت

حقيقة النزاع

بين الدولة الاسلامية العراق والشام

و جبهة النصرة

اسلامی ریاست عراق وشام اور جبھۃ النصرہ کے درمیان

اختلاف کی اصل حقیقت

از قلم: ملا عبد القادر الخراسانی

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُونُواْ قَوَّٰمِينَ بِٱلۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلَّهِ وَلَوۡ عَلَىٰٓ أَنفُسِكُمۡ أَوِ ٱلۡوَٰلِدَيۡنِ وَٱلۡأَقۡرَبِينَۚ إِن يَكُنۡ غَنِيًّا أَوۡ فَقِيرٗا فَٱللَّهُ أَوۡلَىٰ بِهِمَاۖ فَلَا تَتَّبِعُواْ ٱلۡهَوَىٰٓ أَن تَعۡدِلُواْۚ وَإِن تَلۡوُۥٓاْ أَوۡ تُعۡرِضُواْ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُونَ خَبِيرٗا [سورة النسآء: ١٣٥]

"اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو اور اللہ کے لئے سچی گواہی دو خواہ (اس میں) تمہارا یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو۔ اگر کوئی امیر ہے یا فقیر تو اللہ ان کا

خیر خواہ ہے۔ تو تم خواہش نفس کے پیچھے چل کر عدل کو نہ چھوڑ دینا۔ اگر تم پیچیدہ شہادت دو گے یا (شہادت سے) بچنا چاہو گے تو (جان رکھو) اللہ تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔“

الدولة الاسلامیة العراق والشام اور جبھة النصرة کے درمیان جو قضیہ شروع ہوا اور جوکہ مجاہدین اور مسلمانوں کے درمیان جنگ وجدال کی طرف بڑی تیزی سے گامزن ہوچکا ہے۔ پس یہ جاننا ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اس قضیہ میں یہ معلوم کریں کہ کس کا موقف درست ہے اور کون حق پر ہے اور اس کے برعکس کون ہے جو ضد ہٹ دھرمی اور ظلم و فساد کی راہ پر گامزن ہوچکا ہے؟ کیسے جھگڑے کی ابتدا ہوئی؟ اختلاف کی بنیاد کیسے پڑی؟ اس ضمن میں اگر کچھ سوالات کے جوابات مل جائیں تو یہ بات ازخود واضح ہوجائے گی کہ کون حق پر ہے اور کون باطل پر۔

سوال: ١

الدولة الاسلامیة العراق کا قیام کب عمل میں آیا ؟

جواب:

الدولۃ الاسلامیۃ العراق کا قیام ١٣ اکتوبر، ٢٠٠٦ء میں ہوا تھا۔

سوال: ٢

الدولۃ الاسلامیۃ العراق کے پہلے امیر المومنین کون تھے؟

جواب:

الدولۃ الاسلامیۃ العراق کے پہلے امیر المومنین شیخ عمر البغدادی الحسینی رحمہ اللہ تھے۔

سوال: ٣

الدولۃ الاسلامیۃ العراق کا قیام کس کی مشاورت سے ہوا؟

جواب:

الدولۃ الاسلامیۃ العراق کا قیام شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ، شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ، شیخ ابو یحییٰ اور شیخ عطیۃ اللہ رحمہم اللہ جیسے قائدینِ جہاد نے عراق کے مجاہدین کو اس کے قیام کا مشورہ دیا تھا۔

سوال: ۴

الدولۃ الاسلامیہ سے کیا مراد ہے ؟

جواب:

الدولۃ الاسلامیہ سے مراد کوئی جہادی جماعت یا گروہ نہیں ہے
بلکہ یہ اسلامی سلطنت یا اسلامی حکومت ہے اور اسلامی
حکومت پر از روئے شریعت یہ لازم ہے کہ وہ زمین پر اللہ کے
احکامات کا اجراء کرے بلکہ وہ اس کے ساتھ ساتھ اپنے دائیں
بائیں کے علاقوں میں بھی شریعت کے نفاذ کے لئے پیش قدمی
کرے۔

سوال: ۵

االدولۃ الاسلامیۃ العراق کے قیام کا مقصد کیا تھا؟ اور کیا الدولۃ
الاسلامیہ کے قیام کے وقت اس کی کوئی حدود اربعہ مقرر کی
گئی تھی؟

جواب:

الدولۃ الاسلامیۃ العراق کا مقصد صرف ایک خاص اربعہ حدود
تک اسلامی حکومت کا قیام نہیں تھا بلکہ اس کے قیام کا مقصد
خلافت علی منہاج النبوۃ کی سیڑھی پر پہلا عملی قدم رکھنا تھا۔
جس کے وضاحت اس وقت قائدینِ جہاد نے واضح طور پر کی
تھی۔

شیخ اسامہ رحمہ اللہ الدولۃ الاسلامیہ کے قیام کے لئے مسلمانوں کو ابھارتے ہوئے فرماتے ہیں:

”مختلف جگہوں پر بکھرے ہوئے مسلمانوں اور مجاہدین پر لازم ہے کہ وہ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت کے قیام کی سعی کریں، اس کیلئے انھیں چاہئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ ایسی جماعتوں کی بیعت کریں جو حق کا التزام کرنے والے اور صدق کے ساتھ متصف ہوں۔“ اللہ تعالی فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ [التوبة: ۱۱۹]

”اے ایمان والو: اللہ سے ڈر جاؤ اور صادقین (سچوں) کے ساتھ ہو جاؤ۔“

(بحوالہ سلسلۂ حیات نمبر: ۲)

شیخ ابو مصعب الزرقاوی کی شہادت کے بعد عراق کی شوریٰ المجاہدین کے امیر شیخ ابو حمزہ المہاجر رحمہ اللہ نے الدولۃ الاسلامیہ العراق کے قیام کا مقصد یوں بیان کیا:

”اے امت اسلام، اے میری محبوب امت۔ آج وہ دن ہے جس کا

ہم نے آپ سے وعدہ کیا تھا جوکہ اتنی زیادہ تیزی سے آیا کہ جتنی ہمیں امید بھی نہیں تھی بلکہ ہماری سوچ سے بھی زیادہ تیزی۔ یہ واضح فتح ہے، اس کی نشانیاں سینوں کو پھیلانے والی، روحوں کو چمکانے والی، دوستوں کو خوشی دلانے والی اور دشمنوں کے لیے غصہ لانے والی، یہ ہے الدولۃ الاسلام، یہ ہے الدولۃ الاسلام دو دریاؤں کے درمیان (یعنی دجلہ اور فرات کے درمیان)۔ پس اسکی امارت بلند ہو، اس کے ستون مضبوط ہوں، اور اسی کا جھنڈا ہر جگہ قوت کے ساتھ لہرائے، جو اسلام کو مضبوطی دے اور کفار کے لیے ذلت اور بدنصیبی لے کر آئے۔ اے ساری دنیا کے مسلمانوں اور موحدین و مجاہدین! آج ہم نے جہاد کے ایک فیز (مرحلے) کا اختتام کیا ہے اور ایک نئے اور اہم دور کا آغاز کیا ہے یعنی پہلی اینٹ لگائی ہے اسلامی خلافت کی طرف اور عزت و شوکت دوبارہ پانے کی طرف۔ اے مومنین و مجاہدین! ہم سائیکس پیکو معاہدہ کے بیٹے نہیں ہم محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں!! وہ جس نے اپنی پاک دولت کا آغاز صحرا کے دل پاک شہر طیبہ سے کیا، وہاں جہاں کوئی ذرائع نہ تھے نہ پانی تھا، سوائے زمینوں اور آسمانوں کے رب کی رحمت کے۔ اے موحدین! خوشخبری ہے تمہارے لیے، ہم جہاد میں آرام نہیں کریں گے حتی کہ روم میں زیتون کے درختوں کے نیچے ہوں اور اس کے بعد ہم غلاظت کی جگہ وائٹ

ہاؤس کو تباہ کر دیں گے۔ اللہ کے بندو ! یہ ایک معلوم حقیقت ہے کہ اتحاد واجب ہو گیا ہے، جب کہ اس کے سوا ایک عائد فرض (یعنی خلافت کا قیام) کو پورا نہیں کیا جاسکتا، جیسا کے اصول کے علماء کہتے ہیں ہر معاملہ جو ایک فرض کو پورا کرنے کے لیے ضروری ہو خود فرض ہو جاتا ہے۔ اس لیے مرتدین کے پلاٹ کو ایکسپوز کرنے اور مسلمان زمینوں کی حفاظت کرنے اور مضبوطی کے ساتھ اللہ عزوجل کی شریعت کو مضبوطی سے نافذ کرنے اور یہ سب تب تک ممکن نہیں جب تک کہ لوگ ایک امیر کے بغیر اختلافی لڑائیوں میں ہوں جو ان کی صفوں کو متحد کر دے، ایک قیادت کے نیچے، وہ دل اور ذمہ داری میں ایک ہوں چاہے ان کے بازوؤں کی لمبائی اور طاقت مختلف کیوں نہ ہو"۔

(بحوالہ سلسلۂ حیات نمبر: ۷)

شیخ انور العولقی رحمہ اللہ نے الدولۃ الاسلامیۃ کے عراق میں قیام کی بابت فرمایا تھا:

"میں سمجھتا ہوں کہ (الدولۃ الاسلامیۃ کا عراق میں قیام) یہ ایک یادگار واقعہ ہے، یہ اس خیال کا محرک ہے جو نظریاتی دائرے سے حقیقی دنیا میں قدم بڑھاتا ہے، اس خیال کو عملی جامہ

پہناتا ہے کہ ہمیں اسلامی حکومت اور اسلامی خلافت کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔ چناچہ (الدولۃ الاسلامیۃ کے قیام سے) یہ کام فقط باتوں تک محدود نہیں رہ گیا، بلکہ یہ فعل کا نام بن گیا ہے اور یہ اس حقیقت کی عکاسی کرتا ہے کہ اس دفعہ مجاہدین صرف اپنا کام ہی نہیں کریں گے یا پھر صرف معرکوں تک ہی محدود رہیں گے اور پھر کسی دوسرے کو اجازت دے دی جائے کہ وہ ان کی کوششوں کے ثمرات کو سمیٹ کرلے جائے بلکہ ان کی نیت یہ ہے نہ صرف ان حملہ آوروں کو اپنی زمینوں سے باہر نکال دیا جائے، اور اس کی جگہ کسی اور منافق کو آنے کی بھی اجازت نہ دی جائے بلکہ ساتھ ہی وہ اسلامی ریاست کا ایسا منصوبہ رکھتے ہیں جو خلافت کی واپسی کا پیش خیمہ بنے گا۔

بھائیو اور بہنو! ہم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حدیث کے آخری حصہ کی طرف بڑھ رہے ہیں جو بیان کرتی ہے ((ثم تکون خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ)) ”پھر منہج نبوت کے اوپر خلافت قائم ہو گی۔“

(بحوالہ سلسلۂ حیات نمبر: ١)

بس الدولۃ الاسلامیۃ العراق کو صرف عراق تک محدود قرار دینے

والوں کے لئے درج بالا کلام ہی کافی ہیں مگر اس کو جس نے اس بات کی ٹھان لی ہو کہ:

"نہ ماننے کے ہزار بہانے"

سوال: ۶

کیا الدولۃ الاسلامیہ قیام کے وقت یہ شرط عائد کی گئی تھی کہ یہ صرف عراق کے لئے ہے، جیساکہ آج کل کچھ لوگ اس کا دعویٰ کررہے ہیں؟

جواب:

جہاں تک وہ لوگ جن کا دعویٰ ہے کہ الدولۃ الاسلامیہ کو صرف عراق تک محدود کیا گیا تھا تو ہم اوپر قائدینِ جہاد کے بیانات پڑھ آئے کہ الدولۃ الاسلامیہ کا قیام کسی خاص حدود تک نہیں تھا بلکہ اس کے قیام کا مقصد خلافت علی منہاج النبوۃ کا قیام تھا جوکہ کسی خاص حدود تک متعین نہیں ہوتی ہے اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ انگریزوں کے کھینچی ہوئی لکیروں کی پابند نہیں ہوتی بلکہ وہ تو اپنا پھیلاؤ چاہتی ہے جیساکہ دورِ خلفائے راشدین اور اس کے بعد بھی اسلامی ادوار میں ہوتا رہا۔

شیخ ابو مصعب رحمہ اللہ نے الدولۃ الاسلامیہ کے قیام سے پہلے اس کے مقاصد کو بیان کرتے ہوئے کہا تھا:

"شریفانہ مزاحمت جہاد کو عالم گیر بناتی ہے جس کا رنگ، نسل، زبان، وطن سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ بلکہ جس کے لیے تمام اہل ایمان ایک امت ہوتے ہیں۔ جن کے خون کی حرمت یکساں ہوتی ہے اور جو دشمن کے خلاف ایک ہاتھ کی طرح متحد ہوتے ہیں۔ مومن عورتیں اور مومن مرد ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں۔

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ [التوبة:٧١]

"مومن مرد اور مومن عورتیں تو آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔"

وَإِنِ اسْتَنصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ [التوبة:٧٢]

"اور اگر وہ تم سے دین (کے معاملات) میں مدد طلب کریں تو تم کو مدد کرنی لازم ہوگی۔ مگر ان لوگوں کے مقابلے میں کہ تم میں اور ان میں (صلح کا) عہد ہو (مدد نہیں کرنی چاہیئے) اور

اللہ تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے۔“

یہ وہ نام نہاد مزاحمت نہیں ہوتی جو سایکس پیکو معاہدے کی سرحدوں کو اپنے جہاد کا مقصد بناتی ہے۔ (سایکس پیکو معاہدہ 1915 میں برطانیہ، فرانس اور روس کے درمیان ہونے والے اس خفیہ معاہدے کو کہتے ہیں جس میں خلافت عثمانیہ کا خاتمہ کرنے کا ہدف طے کیا گیا تھا)

شریفانہ مزاحمت اس مزاحمت کو کہتے ہیں جو زخموں سے چور ہونے، اور جان و مال کے نقصانات کے باوجود اٹھ کھڑی ہوتی ہے اور قائم ودائم رہتی ہے اور اپنے رب پر توکل کرتی ہے اور صرف اسی کی پناہ مانگتی ہے، جیسا کہ آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم نے حمزہ الاسد کے دن کیا تھا۔

یہ وہ مزاحمت نہیں ہوتی جو جب کسی مصیبت کا سامنا کرتی ہے تو سمجھنے لگتی ہے کہ راستہ بہت کٹھن ہے اور ان لوگوں کی پناہ میں چلی جاتی ہے جو اس کی طرف مدد کا ہاتھ بڑھاتے ہیں چاہے وہ اللہ اور اس کے رسول کے دشمن ہی کیوں نہ ہوں۔

شریفانہ مزاحمت کے اہداف شرعی اور عظیم ہوتے ہیں اس لیے اس کے تمام افعال قرآن و سنت کی روشنی میں شرعی ہوتے ہیں۔

یہ وہ مزاحمت نہیں ہوتی جس کا ماننا ہے کہ مقاصد کے حصول کے لیے جو چاہے کرو، چاہے اس کے لیے اللہ اور اس کے رسولﷺ کے دشمنوں سے اتحاد اور تعاون ہی کیوں نہ کرنا پڑے تاکہ کچھ دنیاوی مفاد حاصل کیے جاسکیں۔

اور جو لوگ اس نام نہاد مزاحمت میں شامل نہیں ہیں وہی دراصل اس دین کی سربلندی کیلئے دو سال سے زیادہ عرصے سے جہاد فی سبیل اللہ کررہے ہیں، اور اپنی متاع عزیز کو قربان کررہے ہیں، پس انہوں نے اپنے علماء، رہنماؤں اور مجاہدین کی قربانی دی۔

پس دور والے اور قریب والے سن لیں کہ ہم واضح اعلان کرتے ہیں کہ ہم جہاد کا علم اور مفتوحہ علاقے نہیں چھوڑیں گے۔ ان لوگوں کیلئے جن پر تو دنیاوی معاملات میں بھی بھروسہ نہیں کیا جاسکتا کجا کہ ان پر دینی معاملات چھوڑیں جائیں بلکہ ان کی تو اتنی اوقات بھی نہیں ہے کہ اگر مجاہدین کے خون بہانے کا معاملہ نہ ہوتا تو دشمن ان کو منہ لگانا بھی پسند نہ کرتا۔

اور ہم اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ ہم صلیبیوں اور ان کے مرتد اتحادیوں سے جہاد کرنا کبھی نہیں چھوڑیں گے یہاں تک کہ قبر ہمیں اپنی آغوش میں لے لے۔

اور مصلحتوں کا شکار اور سمجھوتے کرنے والے لوگ جان لیں کہ وہ دور اب گزر چکا ہے جس میں مجاہدین کے خون کی تجارت کرکے اور ان کی لاشوں کے پل بناکر موقع پرست فائدے اٹھاتے تھے۔

اللہ کے حکم سے تین ماہ کے اندر اندر ہم دولت اسلامیہ کا اعلان کرنے والے ہیں۔

(بحوالہ سلسلۂ حیات نمبر: ۵)

شیخ ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ الدولۃ الاسلامیۃ کی بنیاد رکھ کر شہید ہوئےاور انہوں نے یہ بات شروع ہی میں واضح کردی تھی کہ ہم انگریزوں کی کھینچی ہوئی لکیروں کے پابند نہیں بلکہ الدولۃ الاسلامیۃ کے قیام کا مقصد اہل السنۃ کا دفاع اور شریعت کا قیام ہے، اور یہ مقصد کسی لکیروں کا پابند نہیں ہوگا۔ یہی وہ مقاصد تھے جوکہ الدولۃ الاسلامیہ العراق سے الدولۃ الاسلامیۃ

العراق والشام کی طر ف لے جانے کا سبب بنے۔

سوال: ۷

اور کیا الدولۃ الاسلامیۃ کا درجہ دیگر جہادی تنظیموں کی طرح فقط ایک جماعت کی مانند تھا یا بطور ایک اسلامی ریاست کے وجود میں آئی تھی؟

جواب:

الدولۃ الاسلامیۃ العراق کا قیام کسی جہادی تنظیم کے طور پر نہیں ہوا تھا جیساکہ بہت سے لوگ آج کل اس مخمصے کا شکار ہیں اور اس کی بے دھڑک ترویج کررہے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اہل ایمان جہاد کے میدان میں جو بھی قدم اٹھاتے ہیں اس کے شرعی معانی اور اس کے تمام لوازمات کو سامنے رکھتے ہیں۔

لہٰذا مجاہدین اچھی طرح جانتے تھے کہ الدولۃ الاسلامیۃ یعنی اسلامی حکومت کی اصطلاح کا استعمال اور اس کے نام ایک چیز کا کھڑا کرنا کیا معانی رکھتا ہے۔ ظاہر ہی بات ہے کہ الدولۃ الاسلامیۃ کا قیام دراصل ایک اسلامی حکومت کا قیام تھا نہ کہ کسی جہادی جماعت کا قیام تھا۔ اس بات کی وضاحت خود

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ اپنے ایک بیان میں کرچکے ہیں:

(حوالہ: ویڈیو)
http://www.youtube.com/watch?v=hOdYQiaJxFE

بس جب ایک اسلامی حکومت قائم ہوگئی تو جیسے جیسے وہ آگے بڑھے تو وہاں موجود مسلمانوں پر اس کی بیعت کرنا لازم ہوجاتا ہے جیساکہ افغانستان میں طالبان افغانستان نے امارت اسلامی کے قیام کے بعد اس کو وسعت دینے کے ساتھ کیا۔ تو بس جس نے اسلامی حکومت کی بیعت کرلی تو اس کی اطاعت سے صرف اس وقت ہی باہر نکلا جاسکتا ہے جب تک کہ وہ کسی کفر بواح کو حکم نہ دے دے۔ لہٰذا کسی کا بھی الدولۃ الاسلامیۃ کو جہادی جماعتوں پر قیاس کرنا شرعی علوم سے نابلد ہونے کی نشاندہی کرتا ہے۔

سوال: ۸

کیا القاعدہ کی اس وقت کی قیادت (مثلاً: شیخ اسامہ بن لادن اور شیخ ایمن الظواہری وغیرہم) نے الدولۃ الاسلامیہ کے قیام کے وقت اس کو القاعدہ کا پابند رکھا تھا کہ وہ اپنے تمام امور طے کرنے میں القاعدہ کے حکم یا مشورے کی پابند ہوگی؟

جواب:
الدولۃ الاسلامیہ یعنی کوئی بھی اسلامی حکومت کا اپنا ایک امیر ہوتا ہے جوکہ اپنی شوریٰ کے مشوروں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے معاملات کے فیصلے کرتا ہے۔ جب الدولۃ الاسلامیہ عراق کا قیام عمل میں لایا گیا تو اس کی ایک شوریٰ بنائی گئی جس کی مشاورت کے ساتھ ساتھ اس کے امیر اپنے تمام امور کو انجام دیتے تھے۔ جہاں تک یہ بات ہے کہ کیا الدولۃ الاسلامیہ العراق القاعدہ کے حکم یا امر کی پابند تھی، تو اس ضمن میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ایسی کسی شرط یا امر کا الدولۃ الاسلامیہ کو پابند نہیں کیا گیا تھا (اگر کوئی ثبوت ہوتو پیش کرنا لازم ہے)!
دوسرا یہ کہ معاملہ تو اس کے بالکل برعکس تھا کہ القاعدہ نے الدولۃ الاسلامیہ کی بیعت کی تھی، نہ کہ الدولۃ الاسلامیہ نے القاعدہ کی بیعت کی اور یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں کہ جس کی بیعت کی جاتی ہے اس کی اطاعت کی جاتی ہے نہ کہ اس کو اپنی اطاعت میں باندھا جاتا ہے۔ جہاں تک تعلق ہے اس دعوے کا کہ القاعدہ نے الدولۃ کی بیعت ہی نہیں کی تھی، جیساکہ شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ سے منسوب ایک حالیہ بیان میں یہ بات کہیں گئی، تو اس پر ہم انتہائی ادب اور احترام کے ساتھ یہ بات عرض کریں گے کہ الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام اور جبھۃ النصرۃ کے قضیہ میں محسوس ایسا ہوتا ہے کہ القاعدہ کی

موجودہ قیادت شاید افراط وتفریط اور تضاد بیانی کا شکار ہوگئی ہے۔ اس کی مثال صرف اتنی سی ہے کہ ابھی حال ہی میں اسی قضیہ پر شیخ احمد غدان جوکہ اس وقت غالباً القاعدہ کے نائب امیر کی حیثیت سے کام کررہے ہیں، انہوں نے اپنے حالیہ بیان میں یہ دعویٰ کیا کہ "القاعدہ نے الدولۃ سے جو بیعت کی تھی وہ صرف عراق کے لئے کی تھی"۔ اس بیان سے ظاہراً یہی ثابت ہوتا ہے کہ القاعدہ نے الدولۃ الاسلامیۃ کی بیعت کی تھی۔ بس اب اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ الدولۃ سے القاعدہ کی بیعت کے معاملے میں کس کا دعویٰ سچا ہے ؟ آیا شیخ احمد غدان کا یا پھر شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کا؟

سوال: ۹

الدولۃ الاسلامیہ کے پہلے امیر ابوعمر البغدادی رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد شیخ ابوبکر الحسینی البغدادی کو کس نے امیر منتخب کیا تھا ؟ آج کل بہت سے لوگ شیخ ابو بکر البغدادی حفظہ اللہ کو ایسا بناکر پیش کرتے ہیں کہ جیسے وہ کوئی غیر مرئی مخلوق ہے یا پھر وہ کوئی مجہول اور غیر معروف شخص ہے جوکہ یک دم آکر الدولۃ الاسلامیہ کی امیر بن گیا ہے؟

جواب:

الدولۃ الاسلامیہ کے پہلے امیر المومنین کی شہادت کے بعد شیخ ابو بکر البغدادی الحسینی القرشی حفظہ اللہ کو الدولۃ الاسلامیہ کی شوریٰ نے باہمی مشاورت کے بعد دوسرا امیر المومنین منتخب کیا تھا۔ آپ نسبی اعتبار سے اہل بیت سے تعلق رکھتے ہیں اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں جب ہی آپ کا لقب "الحسینی القرشی" ہے۔ عراق میں ہی آپ نے اسلامی تعلیم حاصل کی اور تعلیم کے شعبے سے وابستہ ہوگئے اور عراق کی جامعات میں استاد رہے آپ کے والد بھی عراق میں ایک جانی پہچانی شخصیت تھے اور آپ کے خاندان کو بھی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

سوال: ۱۰

جب شیخ ابوبکر البغدادی الحسینی کو امیر المومنین منتخب کیا گیا تھا تو کیا القاعدہ کی اس وقت کی قیادت (مثلاً: شیخ اسامہ بن لادن اور شیخ ایمن الظواہری شیخ ابو یحییٰ شیخ عطیۃ اللہ وغیرہم) نے اس انتخاب کی مخالفت کی تھی یا پھر ان کی ذات میں کوئی شرعی نقص نکالا تھا؟

جواب:

شیخ ابوبکر البغدادی الحسینی کو جب دوسرا امیر المومنین بنایا

گیا تو اس وقت کی القاعدہ کی قیادت نے نہ اس کی مخالفت کی تھی اور نہ ہی ان کی ذات میں کوئی شرعی نقص نکالا تھا بلکہ دوسرے امیر المومنین کے انتخاب کے بعد القاعدہ کے قائدین نے الدولۃ الاسلامیہ کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا تھا۔

سوال: ۱۱

کیا شیخ ابوبکر البغدادی الحسینی کے امیر المومنین بننے کے بعد القاعدہ کی اس وقت کی قیادت نے ان سے اپنی بیعت فسخ کرنے کا اعلان کیا تھا؟ یا ان سے اپنا تعلق ختم کردیا تھا؟

جواب:

شیخ ابوبکر البغدادی الحسینی کے امیر المومنین بننے کے بعد القاعدہ کی اس وقت کی قیادت نے ان سے نہ اپنی بیعت فسخ کرنے کا اعلان کیا تھا اور نہ ہی ان سے اپنا پرانا تعلق ختم کیا تھا۔

سوال: ۱۲

جبهة النصرة کے قیام سے پہلے شیخ الجولانی کس سے باقاعدہ بیعت شدہ تھے؟

جواب:
جبهة النصرة کے قیام سے پہلے شیخ الجولانی امیر المومنین شیخ ابوبکر البغدادی الحسینی سے باقاعدہ بیعت شدہ تھے اور ان کے امر اور حکم کے پابند تھے۔

سوال: ۱۳
شیخ الجولانی کس کے حکم پر شام گئے تھے؟

جواب:
بشار الاسد کے خلاف جب مظاہروں کا سلسلہ شروع ہوا تو بلادِ شام کے مسلمانوں پر رافضی بشار الاسد کی جانب سے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جانے لگے اور وہاں اہل السنة کا قتلِ عام شروع کردیا گیا۔ یہ وہ صورتحال تھی کہ جب دنیا کے تمام مسلمانوں کے لئے لازم ہوگیا کہ وہ اہل شام کی نصرت کے لئے قدم بڑھائیں جبکہ الاقرب فالاقرب کی بنیاد پر الدولة الاسلامیہ پر بطریق اولیٰ یہ فرض عائد ہوگیا تھا کہ وہ اہل شام کی نصرت کے لئے عراق سے شام کی طرف رُخ کریں (اسی وجہ سے شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ نےاس وقت اپنے ایک بیان میں اہل عراق سے شام کے مسلمانوں کی نصرت کے لئے نکلنے کی اپیل کی تھی)۔ پس اسی حکم شرعی کو سامنے رکھتے ہوئے امیر

المومنین شیخ ابوبکر البغدادی الحسینی حفظہ اللہ نے الدولة الاسلامیہ کے ایک عہدے دار شیخ الجولانی کو اہل شام کی نصرت و مدد کے لئے شام کی طرف جانے کا حکم دیا۔

سوال: ۱۴
شیخ الجولانی کس کی مدد اور نصرت کی بنیاد پر شام میں جہاد کے لئے گئے تھے؟

جواب:
شیخ الجولانی الدولة الاسلامیہ فی العراق کے امر میں تھے لہٰذا امیر المومنین شیخ ابوبکر البغدادی الحسینی حفظہ اللہ نے اہل شام کی نصرت کے لئے شیخ الجولانی کو الدولة الاسلامیہ کا آدھا بیت المال اور دیگر لاجسٹک سپورٹ فراہم کی (جس کا اعتراف خود شیخ الجولانی کرچکے ہیں) اور الدولة الاسلامیہ کے دیگر ساتھیوں کے ساتھ شام کی طرف بھیجا۔

سوال: ۱۵
کیا الدولة الاسلامیہ کی طرف سے الجولانی کو شام میں اپنی تمام تر مددونصرت کے ساتھ بھیجنا، دراصل الدولة الاسلامیہ العراق سے الدولة العراق والشام کی طرف پہلا عملی قدم نہیں تھا؟

جواب:
یہ امر شرعی کسی سے پوشیدہ نہیں کہ الدولۃ الاسلامیہ یعنی اسلامی حکومت پر یہ لازم ہے کہ وہ سال میں ایک مرتبہ اپنی حدود اربعہ میں اضافے کے لئے کسی بھی علاقے میں اپنی افواج بھیجے تاکہ اسلامی حکومت کے علاقے میں اضافہ ہوسکے تاکہ شریعت کا نفاذ اور احکامات شرعی کے اجراء کا دائرہ دیگر علاقوں تک پھیلایا جاسکے۔ چناچہ جب الدولۃ الاسلامیہ کے سامنے یہ دو فرائض اکٹھے ہوگئے یعنی اہل شام کی نصرت اور اسلامی حکومت کے حدود اربعہ میں اضافہ تو الدولۃ الاسلامیہ کے امیر المومنین شیخ ابوبکر البغدادی الحسینی حفظہ اللہ نے شیخ الجولانی کو شام جانے کا حکم دیا تھا اور یہ اقدام الدولۃ الاسلامیۃ العراق سے الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام کی طرف پہلا عملی اقدام تھا۔ پھر یہ قدم اٹھانے کی وجہ سے آخر الدولۃ الاسلامیہ پر یہ الزام لگانے کی کیا گنجائش باقی رہ جاتی ہے کہ اس نے سلطنت کی جاہ اور اقتدار کی ہوس کے لئے الدولۃ الاسلامیۃ العراق سےالدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام کا قیام کیا۔

سوال: ۱۶

شیخ الجولانی نے کب اور کیوں الدولۃ الاسلامیۃ العراق کے امر میں ہونے سے انکار کیا اور الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام کے

قیام کی مخالفت کی؟

جواب:
امیر المومنین شیخ ابوبکر البغدادی الحسینی حفظہ اللہ نے شیخ الجولانی کو اہل شام کی نصرت کے لئے بھیجے جانےکے بعد بعض حکمتوں کی بنیاد پر دنیا کے سامنے ان سے اپنے تعلق کو پوشیدہ رکھا تاکہ ابتداً ہی میں بلادِ شام کے جہاد پر القاعدہ کی چھاپ نہ لگے جس کی وجہ سے ابتداً ہی میں کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑسکتا تھا۔

لیکن جب امیر المومنین شیخ ابوبکر البغدادی الحسینی حفظہ اللہ نے کچھ وقت گزرنے کے بعد الدولۃ الاسلامیۃ العراق سے الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام بنانے کا اعلان کیا اور یہ کہا کہ بلادِ شام میں جہاد کرنے والا گروپ الجبہۃ النصرۃ دراصل الدولۃ الاسلامیۃ العراق کی ہی ایک شاخ ہے۔ تو فوراً ہی شیخ الجولانی نے امیر المومنین شیخ ابوبکر البغدادی الحسینی حفظہ اللہ کے اس امر کی مخالفت کی بلکہ کلیۃً امیر المومنین شیخ ابوبکر البغدادی الحسینی حفظہ اللہ کے امر میں ہونے سے بھی منکر ہوگئے اور ان کی کسی بھی قسم کی اطاعت سے انکار کردیا۔ یوں سب سے پہلے الدولۃ الاسلامیہ اور جبہۃ النصرۃ کے مابین جھگڑے کی بنیاد ڈل

گئی! پھر جلتی پر تیل کا کام یہ ہوا کہ جبھۃ النصرۃ نے الدولۃ الاسلامیہ سے اپنا تعلق توڑ کر القاعدہ سے اپنا تعلق جوڑ لیا جوکہ پہلے ہی الدولۃ الاسلامیہ سے بیعت شدہ تھی اور شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ نے ان سے بیعت بھی لے لی، جس کو ہم شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کی اجتہادی خطاء ہی کہہ دیں یا پھر شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ تک شام کے حوالے سے اصل احوال نہ پہنچائے گئے اور ان تک غلط معلومات پہنچائی گئیں جس کے بہرحال نتائج بہت ہی زیادہ بھیانک نکلے کہ مسلمانوں کی وہ طاقت جوکہ خطے میں موجود رافضی و سعودی طواغیت کے خلاف لگتی، وہ آپس میں ہی دست وگریباں ہونے میں لگنے لگی جس کا بہرحال بھرپور فائدہ بشار الاسد اور سعودی طواغیت کا ہوا۔

سوال: ١٧

بہت سے لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ آخر کیوں امیر المومنین شیخ ابوبکر البغدادی الحسینی حفظہ اللہ الدولۃ الاسلامیۃ العراق سے الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام کی طرف قدم کیوں اٹھایا ؟ آخر اس کی کیا وجہ تھی جس کی وجہ سے یہ اختلاف پیدا ہوا ؟

جواب:

اس کا جواب وہی ہے جوکہ شیخ ابویحییٰ اللیبی نے عراق میں الدولۃ کے قیام کے وقت اٹھائے گئے اعتراضات کے جواب میں دیا تھا (جس کو ہم آگے نقل کرتے ہیں)۔ جس طرح شام میں جہاد کا آغاز ہوتے ہی مختلف جہادی گروپ وجود میں آئے، اسی طرح عراق میں بھی جہاد شروع ہونے کے بعد مختلف گروپ جہادی عمل میں مصروف ہوگئے تھے، جس طرح آج شام کے جہادی گروپ میں عالمی طواغیت (امریکی و سعودی) نے اپنا اثرورسوخ بڑھانا شروع کردیا تھا اسی طرح عراق میں بھی جہاد کرنے والے گروپوں کو اپنا تابع بنانے کے لئے سازشوں کے جال بننے شروع کردیئے گئے تھے اور جس طرح عراق میں امریکہ اور روافض کے مقابلے میں جہاد کے کھڑے ہونے کے بعد وہاں ایک ایسی سنی حکومت کے قیام کے لئے جال بنے گئے جوکہ ایک طرف مغربی و سعودی مفادات کا تحفظ کرنے والی ہو اور دوسری طرف اللہ کی زمین پر اللہ کی حاکمیت قائم کرنے والوں کا نعم البدل ثابت ہوسکے اسی طرح شام میں بھی ایسی شامی اتحاد کونسل کے عنوان سے ایسی حکومت قائم کرنے کی کوشش کی گئی جوکہ ایک طرف عالمی طواغیت سے اپنا اچھا رشتہ استوار رکھے اور دوسری طرف خالص اللہ کی دین کی سربلندی کے لئے جہاد کرنے والوں کے نعم البدل کے طور پر سامنے لایا جاسکے۔

بس یہی حالات تھے جس کو دیکھتے ہوئے عراق میں الدولۃ الاسلامیۃ کا قیام عمل میں لایا گیا تاکہ جہاد کے اندھی کھائی میں گرنے اور جہاد کے لئے دی گئی قربانیوں کو ضائع ہونے سے بچانے اور جہاد کا ثمرہ منافقین کو اٹھانے سے روکا جاسکے۔ جبکہ شام کا معاملہ یہ ہوا کہ یہاں تو خود الدولۃ الاسلامیۃ العراق نے جہاد کے عمل کو صحیح رخ پر اٹھانے کے لئے اپنے سارے وسائل کے ساتھ اپنے ایک رکن (شیخ الجولانی) کو وہاں بھیجا اور ایک وقتی مصلحت کے تحت شروع میں شام میں الدولۃ الاسلامیہ کا اعلان نہیں کیا لیکن جب عراق کی طرح وہاں پر بھی جہاد کے خلاف سازشوں کے جال بنے جانے لگے تو پھر وہ وقت آگیا کہ جس میں الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام کا قیام شیخ الجولانی کے بھیجتے وقت کیا تھا اس کا اعلان دنیا کے سامنے کردیا جائے۔ بس یہ الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام کے قیام کا وہ پیش منظر ہے جس کو سامنے رکھتے ہوئے شیخ ابو یحییٰ اللیبی رحمہ اللہ نے الدولۃ الاسلامیۃ العراق کے قیام کے وقت فرمایا تھا:

إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّـهِ يُورِثُهَا مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ [سورة الاعراف:۱۲۸]

”زمین تو اللہ کی ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا مالک بناتا ہے۔ اور آخر بھلا تو ڈرنے والوں کا ہے۔“

درحقیقت عراق میں ہمارے مجاہدین بھائیوں کی جانب سے الدولۃ الاسلامیۃ کے قیام کے اعلان کو اللہ تعالی کی طرف سے عطا کردہ کامیابی اور اس ہدایت کا حصہ سمجھتا ہوں جس کی اس نے اپنے مجاہد بندوں کو قرآن کی اس آیت میں ضمانت دی ہے:

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ [سورہ العنکبوت: ٦٩]

”اور جن لوگوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم اُن کو ضرور اپنے راستے دکھا دیں گے۔“

یقیناً اس میں کوئی شک نہیں کہ الدولۃ الاسلامیۃ اللہ تعالی کی جانب سے مومنین کا دفاع ہے جنہوں نے اس کے دین اور کتاب کی نصرت کی ہے جیسے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّـهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ اللَّـهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ [سورہ الحج: ٣٩]

”اللہ تعالیٰ تو مومنوں سے ان کے دشمنوں کو ہٹاتا رہتا ہے۔ بے شک اللہ کسی خیانت کرنے والے اور کفران نعمت کرنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔“

لہذا الدولة الاسلامیة کے اعلان سے قبل عراق کا جہاد خفیہ طور پر اور خاموشی سے ایک خطرناک اور قاتل کھائی کی طرف بڑھ رہا تھا، لیکن دولة الاسلامیة کے قیام کے اعلان نے آنکھوں پر سے پردہ اٹھا دیا اور اس مہلک کھائی کو بے نقاب کردیا۔ جس کے نتیجے میں قابض دشمن ایک ناخوشگوار مخمصے میں پڑگیا کیونکہ دولة اسلامیہ کے قیام نے اس کی تمام امیدوں پر پانی پھیردیا اور اس کی ساری پیش بندیاں دھری کی دھری رہ گئیں۔ کیونکہ دشمن دولة اسلامیہ کے قیام کے اعلان سے قبل ایک کٹھ پتلی سنی حکومت کے قیام کے منصوبے پر عملدرآمد کرنے جارہا تھا جو پڑوسی ممالک کی حقیر حکومتوں بالخصوص دولت آل سعود اور اردن کے لیے بھی قابل قبول ہو اور وہ اسے تسلیم بھی کرلیتیں۔ جن دونوں نے عراق میں اہل سنت کے دفاع کے نعرے کی آڑ میں اس سازش میں سب سے نمایاں کردار ادا کیا۔ اور یہ ظاہر کیا کہ جیسے انہیں اہل سنت کی جانوں کی بڑی پرواہ ہو۔ اور میڈیا نے اس معاملے کو خوب اچھالا اور کئی طرح کی اشکال میں اسے پیش کیا۔ ہم صرف یہ نہیں کہہ رہے کہ عراق

میں ہمارے اہل سنت بھائی صلیبیوں اور رافضیوں دونوں کی جانب سے بدترین مظالم کا سامنا نہیں کررہے۔ بلکہ اس کلام کا مقصود یہ بھی ہے کہ اس معاملے پر مسلسل ایسی ریاستوں کا عمل دخل جو منافقت اور جرائم میں اپنی مثال آپ ہیں، دراصل عراق میں جہاد اور مجاہدین کے خلاف تیار کردہ سازش کا ایک بڑا حصہ ہے۔ اب جب کہ عراقی اہل سنت کے قتلِ عام اور ان پر مظالم کا سلسلہ اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ اور عراق میں موجود اور عراق سے باہر ہر شخص یہ بات بخوبی سمجھ چکا ہے کہ عراقی اہل سنت کی تکالیف اور مصیبتیں اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہیں۔ تو ان کے لیے سنی اکثریت والی حکومت تشکیل دینے کا ایک سیاسی ڈرامہ رچایا گیا اور خطے کے ممالک اس کو مضبوط کرنے اور اس کی تصویر چمکانے کے لیے دوڑ پڑے۔ تاکہ عراق کے اہل سنت کو کہا جاسکے کہ لو بھئی جو تم چاہتے تھے وہ ہوگیا، تمہاری مانگیں پوری ہوگئیں۔ اور اب تم رافضیوں کے مقتل خانوں اور صلیبیوں کے قتلِ عام سے محفوظ ہو۔ لہٰذا اب سیکولر حکومت کی اطاعت کرو جس کا دنیا بھر میں خوب ڈھنڈورا پیٹا گیا تھا۔ اور پھر کوئی بھی اس نام نہاد سنی حکومت پر اعتراض کرتا تو وہ معتوب ٹھہرتا جیسے کہ وہ اس عراقی اہل سنت کی حاصل کردہ اس نام نہاد بڑی کامیابی کو برباد کرنے کی کوشش کررہا ہو جس کے تحفظ اور سائے تلے وہ رہ رہے ہوں۔

اور اس طرح ان ستاروں کی قربانیوں، بیواؤں کے آنسوؤں اور یتیموں کے مصائب پر پردہ پڑجاتا اور وہ اس منافق حکومت کی ظاہری چکاچوند، جشن کی تقریبات اور جھوٹے و جعلی کارناموں کی گرد میں گم ہوجاتے۔ لیکن اللہ تعالی نے الدولۃ الاسلامیہ العراق کے قیام کے اعلان کے ذریعے عراقی جہاد کو اس خطرناک حملے سے بچایا جو شاید عراقی جہاد کو اپنی منزل سے دور کردیتا۔

(بحوالہ سلسلۂ حیات نمبر: ۳)

بس اس کو حالات کی ستم ظریفی کہیں یا اپنوں کے نادانی، یا پھر اغیار کی سازش کہیں کہ جس بندے کو الدولۃ الاسلامیۃ العراق نے شام کے مسلمانوں کی مدد اور وہاں بھی الدولۃ الاسلامیۃ یعنی اسلامی حکومت کے قیام کے لئے بھیجا تھا وہ ہی اغیار کی سازشوں کا شکار ہوگیا اور اس نے الدولۃ الاسلامیۃ کی اطاعت سے نہ صرف ہاتھ کھینچا بلکہ وہ الدولۃ الاسلامیۃ کے مدمقابل آن کھڑا ہوگیا۔ واللہ المستعان!

سوال: ۱۸

کچھ لوگ آج الدولۃ الاسلامیۃ کو خارجی گروہ سے تعبیر کررہے

ہیں کیا ان کے پاس اس کے لئے کوئی شرعی دلائل اور ثبوت موجود ہیں جس کی بنیاد پر وہ ایسا کہہ رہے ہیں ؟

جواب:
الدولۃ الاسلامیۃ اور جبھۃ النصرۃ کے مابین جب نزاع کھڑا ہوا یہاں تک کہ جب نوبت قتل وقتال کی آگئی تو کچھ علماء نے اس لڑائی کا اصل ذمہ دار الدولۃ الاسلامیۃ کو ٹھہرایا اور اس بناء پر الدولۃ الاسلامیۃ کو خارجی بھی قرار دے دیا۔ سب سے پہلا سوال تو اس ضمن میں یہ ہے کہ مسلمانوں کے دو گروہ اگر آپس میں لڑ پڑیں تو کیا ان میں سے ایک گروہ خارجی ہوجاتا ہے ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ شرعی اعتبار سے اس استدلال کی کوئی حیثیت نہیں۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ کسی بھی گروہ کو خارجی قراردینے یا اس کی تکفیر کے لئے شریعت نے کچھ موانع مقرر کئے ہیں اور ان موانع کو دور کرنے کے لئے شہادتوں اور ثبوتوں کو لازمی قرار دیا ہے، تو کیا جن علماء نے الدولۃ الاسلامیۃ کو خارجی قرار دیا ہے انہوں نے اپنے فتاویٰ میں یہ شہادتیں اور ثبوت فراہم کئے ہیں اور ان موانع کو دور کیا ہے جوکہ کسی بھی شخص کی تکفیر یا اس کو خارجی قرار دینے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں ؟ حقیقت یہ ہے کہ جن علماء نے بھی الدولۃ الاسلامیۃ پر خارجی ہونے کا فتویٰ لگایا ہے وہ اس حوالے سے کوئی محکم

شرعی ثبوت اور شہادتیں پیش کرنے سے قاصر ہیں اور نہ ہی انہوں نے وہ موانع دور کئے ہیں جوکہ کسی بھی شخص یا گروہ کی تکفیر یا اس کو خارجی قرار دینے کے لئے لازم ہیں۔

اگر تو صرف اس بنیاد پر کہ فلاں ابن فلاں عالم نے الدولۃ الاسلامیۃ کو خارجی قرار دیا ہے، چاہے وہ عالم الدولۃ الاسلامیۃ کو خارجی قرار دینے کے لئے شرعی شہادتیں اور ثبوت فراہم کرنے سے قاصر رہا ہوں اور نہ ہی وہ موانع دور کرسکا ہو، ہم الدولۃ الاسلامیۃ کو خارجی سمجھتے ہیں تو پھر یہ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ الدولۃ الاسلامیۃ کو جن علماء نے خارجی قرار دیا ہے ان کا علم وفضل اس درجے کا نہیں جوکہ ان علماء کا تھا کہ جنہوں نے شیخ اسامہ رحمہ اللہ، شیخ ایمن حفظہ اللہ کو خارجیوں کا سرغنہ قرار دیا تھا اور القاعدہ کو خارجی جماعت اور شروفساد کا منبع قرار دیا تھا۔ ان علماء میں سعودی عرب کے سابق مفتی اعظم شیخ بن باز رحمہ اللہ، شیخ صالح العثیمن جیسے علماء شامل تھے۔ تو پھر الدولۃ الاسلامیۃ کے خارجی ہونے سے پہلے شیخ اسامہ رحمہ اللہ، شیخ ایمن حفظہ اللہ بطریق اولیٰ خارجی قرار پاتے ہیں۔ پس ہم اس خذلان سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

سوال: ۱۹

بہت سے لوگوں کا یہ دعویٰ ہے کہ الدولۃ الاسلامیۃ نے شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کا یہ حکم نہیں مانا کہ وہ شام میں الدولۃ الاسلامیۃ کا نام استعمال نہ کرے بلکہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ الدولۃ الاسلامیۃ عراق واپس لوٹ جائے لیکن الدولۃ الاسلامیۃ نے شیخ کا یہ حکم نہ مان کر حکم عدولی کی جوکہ جھگڑے کی بنیاد بنی؟

جواب:

اس سوال کے جواب سے پہلے اس سوال کا جواب سمجھنا ضروری ہے کہ الدولۃ الاسلامیۃ کیا القاعدہ کے امر اور حکم کی پابند تھی کہ وہ اپنے معاملات اس کے احکامات کے مطابق طے کرے؟ جب یہ واضح ہوچکا کہ الدولۃ الاسلامیۃ القاعدہ کے حکم اور امر کی پابند نہیں تھی بلکہ وہ معاملات طے کرنے میں اپنے امیر المومنین اور ان کی شوریٰ کی پابند تھی کہ تو پھر اس الزام کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے کہ اس نے شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کا حکم نہ مان کر ان کے حکم کی خلاف ورزی کی!

جہاں تک تعلق ہے شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے درج بالا دونوں باتوں کا کہ الدولۃ الاسلامیۃ کا نام شام میں استعمال نہ کیا

جائے اور الدولۃ الاسلامیۃ شام سے واپس عراق چلی جائے تو اس کی حیثیت شرعی طور پر اس مشورے کے مانند ہے جوکہ کوئی بھی شخص کسی بھی انتظامی معاملات میں الدولۃ الاسلامیۃ یعنی اسلامی حکومت کے امیر کو دے۔ اس کے بعد اس کو قبول کرنا بہرحال الدولۃ الاسلامیۃ کے امیر کی صوابدید پر ہوتا ہے کہ وہ اس کو قبول کرے یا رد کردے !

دورِ خلفائے راشدین سے لے کر آج تک جو بھی خلافت یا اسلامی حکومت قائم ہوئی اس کا یہی اصول رہا کہ وہ ہمیشہ اپنے امیر کے حکم کی پابند رہی اور امیر اسلامی حکومت کی شوریٰ کے مشورے کے ساتھ اپنے معاملات طے کرتا اور اگر دوسرا کوئی بھی مسلمان چاہے وہ کتنے ہی بڑے رتبے کا ہو، کوئی مشورہ انتظامی معاملات کے حوالے سے دیتا تو یہ اس اسلامی حکومت کے امیر کی صوابدید پر ہوتا کہ وہ اس کو رد کردے یا قبول کرلے!

زیادہ دور جانے کی ضرورت نہیں! نائن الیون سے پہلے اور خاص کر جب بعد میں افغانستان پر امریکی حملہ یقینی ہوگیا تھا تو پوری دنیا بشمول سعودی عرب اور پاکستان، امارت اسلامیہ افغانستان پر یہ دباؤ تھاکہ وہ شیخ اسامہ بن لادن کو یا تو امریکہ

کے حوالے کرے یاکم از کم کسی دوسرے ملک کی عدالت میں ان کو پیش ہونے کا حکم دے۔ چناچہ امارت اسلامیہ افغانستان کے امیر المومنین ملاعمر حفظہ اللہ نے اس مسئلے پر پورے افغانستان کے علماء کی شوریٰ بلائی کہ جو اس مسئلے کے بارے میں کوئی حل پیش کرسکے۔ چناچہ ان علماء نے ایک مشترکہ فتویٰ دیا کہ افغانستان کے بہترین مفاد میں یہ ہے کہ امارت اسلامیہ افغانستان شیخ اسامہ بن لادن سے یہ کہے کہ وہ کسی دوسرے ملک کی طرف ہجرت کرجائیں! لیکن چونکہ یہ فتویٰ ایک انتظامی معاملے کے حوالے سے تھا لہٰذا اس کی حیثیت ایک مشورے کی تھی جس کو قبول کرنا امیر المومنین ملاعمر حفظہ اللہ کی صوابدید پر تھاکہ وہ اسے قبول کریں یا رد کردیں۔

بہرحال! امیر المومنین ملاعمر حفظہ اللہ نے ہزاروں علماء کی رائے کو رد کرتے ہوئے شیخ اسامہ کو امارت اسلامیہ افغانستان کی حفاظت میں رکھنے کا فیصلہ کیا۔ اس فیصلے کے جو بظاہر جو نتائج سامنے آئے وہ کسی سے ڈھکے چھپے نہیں کہ افغانستان کی اینٹ سے اینٹ بجادی گئی اور امارت اسلامیہ افغانستان کا سقوط ہوگیا اور پورا افغانستان کفر کے زیرِنگیں آگیا۔ لیکن اس وقت کسی نے بھی امیر المومنین ملاعمر حفظہ اللہ کے اس فعل کو غیر شرعی قرار نہیں دیا، یا پھر ان پر یہ الزام نہیں لگایا کہ انہوں نے شوریٰ کے فتوے کی حکم عدولی کی،

اسلامی حکومت کو اپنے ہاتھوں برباد کردیا اور ہزاروں مسلمانوں کو مروا دیا۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ امیر المومنین ملاعمر حفظہ اللہ کا یہ فعل کسی بھی صورت غیر اسلامی نہیں تھا۔ تو پھر آج کیونکرالدولة الاسلامیة پر یہ الزام صادق آسکتا ہے کہ اس نے شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کی بات کو نہیں مانا یا پھر فلاں بن فلاں کے فتوے کو اس معاملے میں تسلیم نہیں کیا۔ جو کوئی بھی ایسی بات کرتا ہے دراصل یہ اس کے دین کا فہم کم ہے یا پھر وہ الدولة الاسلامیة کے معاملے میں انصاف کا دامن ہاتھ سے چھوڑ چکا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُونُواْ قَوَّٰمِينَ لِلَّهِ شُهَدَآءَ بِٱلْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَـَٔانُ قَوْمٍ عَلَىٰٓ أَلَّا تَعْدِلُواْ ٱعْدِلُواْ هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ [سورة المائدة: ٨]

”اے ایمان والو! اللہ کے لیے انصاف کی گواہی دینے کے لیے کھڑے ہو جایا کرو۔ اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیزگاری کی بات ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔“

سوال: ٢٠

کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ الدولۃ الاسلامیۃ جن علاقوں پر قبضہ کرتی ہے وہاں کے لوگوں سے زبردستی بیعت کرواتی ہے اور ان کو اپنی اطاعت کا پابند کرتی ہے، لہٰذا الدولۃ الاسلامیۃ کا یہ طریقہ غیر شرعی اور غیر اسلامی ہے اور زمین پر فساد مچانے کے مترادف ہے! تو کیا یہ موقف درست ہے؟

جواب:
اوّل تو اس بات کی شدید الفاظ میں تردید خود الدولۃ الاسلامیۃ کے ترجمان نے کی ہے کہ الدولۃ الاسلامیۃ لوگوں سے زبردستی بیعت لے رہی ہے۔ دوم یہ کہ اگر بالفرض مان لیا جائے کہ الدولۃ الاسلامیۃ ایسا کررہی ہے تو کیا یہ اس کا یہ طرزِ عمل غلط اور غیر شرعی ہے؟ جو شخص بھی اسلامی حکومت کے فرائض و لازمی امور کو جانتا ہے اس شخص سے یہ بات مخفی نہیں ہے کہ جو بھی اسلامی حکومت ہوتی ہے اس پر یہ لازم ہوتا ہے کہ وہ اپنے حدود اربعہ میں وقتاً فوقتاً اضافہ کرتی رہے تاکہ وہ علاقے جہاں اللہ کی حاکمیت اور شریعت کا نفاذ نہیں ہے وہاں ان اوامر کو بجالایا جاسکے، چاہے اس علاقے میں مسلمانوں آباد ہوں یا پھر کفار بستے ہوں۔

طالبان افغانستان نے جیسے ہی قندھار کے ایک چھوٹے سے

گاؤں پر قبضہ کیا تو وہاں فوراً شرعی حدود کا اجراء کیا گیا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ دیگر ان علاقوں اور شہروں میں بھی اپنی عملداری بڑھانی شروع کردی تاکہ ان علاقوں میں بھی شریعت کا نفاذ کیا جاسکے۔ پس جن لوگوں نے ان کی عملداری کو قبول نہیں کیا تو طالبان افغانستان نے ان لوگوں کو اپنی عملداری میں لانے کے لئے ان سے قتال کیا، چاہے ان کا تعلق کسی بھی جہادی گروپ سے ہو۔ حکمتیار، برہان الدین ربانی اور احمد شاہ مسعود وغیرہ کے جہادی گروپوں سے طالبان نے کئی خونریز لڑائیاں لڑیں جس میں ہزاروں مسلمان ایک دوسرے کے ہاتھوں قتل ہوئے۔ اس دوران سب سے بڑھ کر معاونت طالبان افغانستان کے ساتھ جس گروہ نے کی اس کا نام "القاعدہ" تھا اور اس کے امیر شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ تھے۔ اس وقت کسی عام وخاص نے نہ طالبان افغانستان کے اس طرز عمل کو غلط قرار دیا بلکہ اس وقت مشہور علماء نے طالبان افغانستان کے اس طرز عمل کو نہ صرف جائز قرار دیا تھا بلکہ اس کی کھل کر حمایت کی تھی۔ لہٰذا جب امارت اسلامیہ افغانستان اس طریقہ کار کو اختیار کرتی ہے اور اس کا یہ طرز عمل مستحسن قرار پاتا ہے تو پھر کیسے الدولۃ الاسلامیۃ کا یہی طریق غیر شرعی قرار پاتا ہے اور کس بنیاد پر وہ سلطنت کی جاہ رکھنے والے اور اقتدار کے خواہش رکھنے والے قرار پاتے ہیں۔

سوال: ۲۱

کچھ لوگ یہ اعتراض اٹھاتے ہیں کہ احمد شاہ مسعود جیسے لوگ تو امریکہ کی سپورٹ کے ساتھ امارت اسلامیہ افغانستان سے برسرِ پیکار تھے، لہٰذا اس معاملے میں ایسے لوگوں کی مثال دینا غلط ہے؟

جواب:

یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ احمد شاہ مسعود جیسے لوگ امریکہ کی سپورٹ کے ساتھ امارت اسلامیہ افغانستان سے برسرِ پیکار تھے۔ لیکن یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جبہۃ النصرۃ آج الدولۃ الاسلامیۃ کی مخالفت میں کس صف میں جاکر کھڑی ہوگئی ہے اور کس کی بغل بچہ جماعت بن گئی ہے۔ شام میں حال ہی میں وجود میں آنے والی جماعت جبہۃ الاسلامیہ جس کے ساتھ جبہۃ النصرۃ آج کل کھڑی ہوئی ہے بلکہ وہ اس کی بغل بچہ تنظیم بنتی جارہی ہے، تو کیا آل سعود اور درپردہ امریکہ کی جبہۃ الاسلامیہ کے ساتھ عسکری وغیر عسکری معاونت اب کسی سے ڈھکی چھپی نہیں رہی۔ ایک طرف آل سعود کے طواغیت امریکہ اور پاکستان سے اسلحہ خرید کر ان گروہوں کو دے رہیں جوکہ الدولۃ الاسلامیۃ سے برسر پیکار ہیں اور دوسری طرف امریکہ عراق کو وہ اسلحہ الدولۃ الاسلامیۃ کے خلاف استعمال کرنے کے

لئے دے رہا جوکہ اس نے پاکستان کے بے حد اصرار کے باوجود نہیں دیا تھا، یعنی ڈرون تیارے اور ہل فائر میزائل۔

سوال یہ ہے کہ کیا آل سعود ضلالت گمراہی اور کفر کے راستے کو چھوڑ کر رشد وہدایت کے راستے پر آگئے ہیں جس کی بناء پر آج الدولۃ الاسلامیۃ کی مخالفت میں اس جماعت کے ساتھ کھڑی ہوئی ہے جوکہ چلتی ہی سعودی طواغیت کے اشارے پر ہے اور وہ سعودی طواغیت کے کسی حکم سے سرتابی کی مجال نہیں رکھتی جیسا کہ پاکستان میں جماعت الدعوۃ جیسی دیگر جہادی جماعتیں۔

کیا شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے الدولۃ الاسلامیۃ کا سب سے بڑا دشمن ریاض کے طواغیت کو نہیں قرار دیا تھا؟ شیخ اسامہ رحمہ اللہ فرمایا تھا:

”ہر وہ شخص جو عالمی اور مقامی کفر کی جاری مہم کا جائزہ لے رہا ہے اسے معلوم ہو گا کہ ان کا اولین ہدف الدولۃ الاسلامیۃ العراق ہے۔۔۔ الدولۃ الاسلامیۃ کیخلاف اس جنگ کی سب سے زیادہ پشت پناہی اور سربراہی ریاض کے حکام (آل سعود) ان کے علماء اور ان کا میڈیا کررہا ہے۔“

(بحوالہ بسلسلۂ حیات نمبر: ۲)

کیا امیرالمومنین شیخ ابوعمر البغدادی رحمہ اللہ نے اس خطرے سے آگاہ نہیں کردیا تھا کہ الدولۃ الاسلامیۃ کے مقابلے میں جہادی جماعتوں کو ہی سامنے لایا جائے گا؟

امیرالمومنین شیخ ابوعمر البغدادی رحمہ اللہ نے کہا تھا:

الدولۃ الاسلامیۃ کیخلاف میڈیا کے تازہ حملوں کے کیا مقاصد ہیں؟

اول: الدولۃ الاسلامیۃ اور عوام کے درمیان مضبوط تعلق اور رشتے کو توڑنا،

دوم: دیگر جہادی تنظیموں کے ذریعے الدولۃ الاسلامیۃ پر وار کرنے کی کوشش کرنا،

سوم: عالمی جہادی تحریک کو میدان جنگ سے نکال باہر کرنے کے لیے شدت پسند معتدل و لبرل قوم پرست اور وطن پرست تحاریک کی حمایت کرنا اور جہاد کے عالمی تاثر کو بگاڑ کر پیش

کرنا،

چہارم: عراق میں جہاد کا قلع قمع کرنا اور امت مسلمہ کی امید کا چراغ گل کرنا۔

اس لیے انہوں نے الدولۃ الاسلامیۃ پر تین اطراف سے جنگ مسلط کردی:۔

اول: جھوٹ اور الزامات کی طویل مہم کے ذریعے اس کے معاشی وسائل کے ذرائع ختم کردیے۔ اور ان جھوٹ پر بدقسمتی سے کئی مخلص اور سادہ لوح لوگوں نے بھی یقین کرلیا۔

دوم: الدولۃ الاسلامیۃ کے انسانی وسائل کے ذرائع کو ختم کیا گیا۔ الدولۃ الاسلامیۃ اور امت مسلمہ کے مخلص اور سچے لوگوں کے ساتھ اس کا رشتہ کاٹنے کی کوشش کی گئی۔ بالخصوص اس وقت کے بعد جب مسلم مجاہد نوجوانوں کو اپنی جان اور مال اللہ کی راہ میں قربان کردینے سے باز رکھنے کے ان کے سارے فتوے بیکار ہوگئے۔

سوم: ایک ایسا تین منہ والا خنجر دولت اسلامیہ کو گھونپنا، جس

کا ایک منہ وہ مرتد فوجی جو مصر کے سعد زغلول، الجزائر کے احمد بن بلہ اور پاکستان کے محمد علی جناح کے طریقے پر خون کی تجارت کررہے ہیں اور جہاد کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

دوسرا منہ سلفی علمائے سوء کا وہ ایک گروہ ہے جو اپنی بزدلی کی وجہ سے جہاد چھوڑ کر پیچھے بیٹھا ہوا ہے اور ان کا صرف ایک ہی مقصد ہے کہ بس مجاہدین کی غلطیاں ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکلانا اور ان پر تنقید کرتے رہنا۔

تیسرا منہ وہ حاسدین ہیں جن کا حسد ان کو کھاگیا ہے کیونکہ ان کے کئی لڑاکا دستے الدولۃ الاسلامیۃ میں شامل ہوچکے ہیں اور اس کی مدد اور حمایت کررہے ہیں۔ اور ان کے حسد کرنے کی وجہ ان کا وہ نفس اور انا ہے جو بس خود کو ہی پسند کرتا ہے اور خود سے بلند کسی شے کو تسلیم نہیں کرتا۔

(بحوالہ بسلسلۂ حیات نمبر: ۴)

کیا شیخ انور العولقی رحمہ اللہ نے اس بات کی طرف اشارہ نہیں کردیا تھا کہ جس طرح ہمیشہ اسلامی حکومتوں کو قائم ہونے کے بعد ان کو وسیع سازشی منصوبوں کے ذریعے ختم کیا گیا

بالکل اسی طرح الدولۃ الاسلامیۃ کو بھی ختم کرنے کی کوشش کی جائے گی؟ چناچہ شیخ انور العولقی رحمہ اللہ نے کہا تھا:

”پس عراق میں اسلامی ریاست کا قیام بغداد میں پیش آنا جو کہ عباسی خلافت کا دارالخلافہ تھا اور اس ریاست کے حالیہ امیر (شیخ عمر البغدادی) کا حضرت حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ کی اولاد میں سے ہونا اپنے اندر بہت اہمیت رکھتا ہے، اس سے قطع نظر کہ یہ ریاست آگے پھیل کر اسلامی خلافت کی نوید لائے گی یا اسے ہر وقوع پذیر ہونے والی اسلامی ریاست کی طرح وسیع سازشی مفروضوں سے تباہ کردیا جائےگا۔“ (شیخ انور العولقی رحمہ اللہ کا کلام یہاں ختم ہوا)

کیا خیال ہے الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام کے ساتھ آج یہی کچھ نہیں ہورہا؟

سوال : ۲۲

کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر الدولۃ الاسلامیۃ کی بیعت توڑنے کے بعد جبہۃ النصرۃ نے القاعدہ سے بیعت کرلی تو اس میں کیا حرج ہے؟ ان کو کیوں باغی قرار دیا جارہا ہے؟

جواب:

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ جب طالبانِ افغانستان نے امارت اسلامیہ کا اعلان کیا تو انہوں نے افغانستان کے تمام جہادی گروپوں سے اپنی اطاعت تسلیم کرنے کا حکم دیا اور جس نے ان کی اطاعت قبول نہیں کی تو انہوں نے اس کو امارت کا باغی سمجھتے ہوئے قتال کیا۔ اس کام میں سب سے بڑی معاونت جس نے کی وہ القاعدہ ہی تھی۔ آج بھی صورتحال یہ ہے کہ جو شخص بھی امارت اسلامیہ سے باغی ہوجاتا ہے تو پورا افغانستان اس کے لئے اچھوت بن جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کا پاکستان میں رہنا بھی دوبھر ہوجاتا ہے اور کسی بھی لمحے جسم و روح کا رشتہ کٹ جاتا ہے اور اس کام میں بارہا القاعدہ نے طالبان افغانستان کی معاونت کی ہے۔ جبکہ شام میں یہ ہوا کہ جبهة النصرة کے بیعت توڑنے کے باوجود الدولة الاسلامية نے اس کے ساتھ رعایت برتی کہ شروع ہی میں اس کو باغی قرار دیتے ہوئے اس کے خلاف قتال شروع نہیں کیا بلکہ شام کے مسلمانوں کے حالت زار دیکھتے ہوئے ایک وقت تک اس کے ساتھ جہاد جاری رکھا۔ لیکن چونکہ عملی اعتبار سے الدولة الاسلامية اور جبهة النصرة میں باہمی اعتماد کا قائم ہونا انتہائی مشکل تھا تو اس لئے آل سعود کے طواغیت نے امریکہ کی معاونت سے دونوں طرف مجاہدین کی صفوں میں اپنے ایجنٹ

داخل کرنا شروع کئے خصوصیت کے ساتھ آل سعود نے جبھۃا لنصرۃ کے اندر اپنے ایجنٹ داخل کئے۔ کیونکہ آل سعود کو سب سے بڑا خطرہ الدولۃ الاسلامیۃ ہی سے تھا کیونکہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے بھی اپنی زندگی میں الدولۃ الاسلامیۃ کا سب سے بڑا دشمن طواغیتِ آل سعود کو قرار دیا تھا۔ چناچہ آل سعود کے لئے اس سے اچھا کوئی موقع نہیں تھا کہ وہ اپنے ایجنٹوں کے ذریعے جبھۃ النصرۃ کو الدولۃ الاسلامیۃ کے خلاف لڑا دے۔
بالآخر وہ ہی ہوا کہ ایسا ماحول پیدا کیا گیا کہ دونوں کے درمیان باہمی نزاع پیدا ہوا جوکہ باہمی جنگ وقتال کی صورت میں سامنے آیا۔ دونوں اطراف سے مجاہدین قتل ہوئے اور باہمی عداوت اور نزاع کی وہ آگ بھڑکی جو کسی صورت نہ تھم سکی اور یوں آل سعود کا وہ منصوبہ کامیاب ہوگیا جس کی طرف الدولۃ الاسلامیۃ کے پہلے امیر المومنین شیخ عمر البغدادی رحمہ اللہ نے اپنی زندگی میں ہی اشارہ کردیا تھاکہ الدولۃ الاسلامیۃ کو کمزور کرنے اور اس کو ختم کرنے کے لئے دیگر جہادی تنظیموں کو استعمال کیا جائے گا۔

اس سوال کے جواب کے لئے ایک سوال کا جواب درکار ہے۔ فرض کیجئے کہ اگر امارت اسلامیہ افغانستان کسی شخص کو مسلمانوں کی مدد کے لئے اپنے پلیٹ فارم سے کشمیر بھیجتی۔

پھر وہ شخص وہاں جاکر امیر المومنین کی اطاعت سے ہاتھ کھینچ لیتا ہے۔ نہ صرف یہ کہ ہاتھ کھینچ لیتا بلکہ امارت اسلامیہ افغانستان کے مدمقابل اپنا ایک الگ گروپ بنا لیتا۔ پھر وہ گروہ القاعدہ سے بیعت کرکے اپنا ناطہ جوڑنا چاہتا تو کیا القاعدہ ایسے کسی گروہ سے بیعت لے کر اس کو اپنے جھنڈے تلے لے لیتی ؟ کیا القاعدہ امارت اسلامیہ افغانستان کو یہ حکم دیتی کہ تم اس علاقے سے نکل جاؤ اور اس علاقے کے تمام معاملات اس شخص یا گروہ کے حوالے کردو کہ جس نے تم سے بغاوت کی ہے؟ کیا القاعدہ کی قیادت امارت اسلامیہ افغانستان سے یہ کہتی کہ تم نے کشمیر میں مسلمانوں کی مدد کے لئے ہم سے مشورہ نہیں کیا لہٰذا نہ ہم تمہارے اس طرزِ عمل سے راضی ہیں بلکہ اس وجہ سے ہم تم سے اعلان برأت کرتے ہیں؟ اگر ایسا ہوتا تو کیسا لگتا لوگوں کا اور کیا طرزِ عمل ہوتا امارت اسلامیہ افغانستان کی قیادت کا؟ اور اس کے ارکان کا؟

یہ تھے کچھ وہ سوالات جن کے ذریعے سے دنیا بھر میں جہاد کرنے والے اور اس جہاد سے محبت رکھنے والوں کو شام و عراق کے اصل احوال سے آگاہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تاکہ یہ واضح ہوسکے کہ کون ساگر حق پر ہے اور کونسا گروہ وہ ہے کہ جس نے دراصل جھگڑے کی بنیاد ڈالی۔

اس کے علاوہ اب کچھ سوالات وہ ہیں جس کے جوابات تو جبهة النصرة اور ان کے امیر ہی دے سکتے ہیں۔ تاکہ معاملات کی اصل حقیقت سامنے آسکے اور اگر الدولة الاسلامیة واقعی راستے سے ہٹ چکی ہے جیساکہ وہ سمجھتے ہیں، تو اس کی حقیقت بھی سامنے آسکے!

سوال: ١

اگر الدولة الاسلامیة کا شام میں جانا غلط اقدام تھا تو پھر شیخ الجولانی نے اس وقت اپنے شام بھیجے جانے کی مخالفت کیوں نہیں کی اور کیوں شام میں الدولة الاسلامیة کے حکم پر اور ان کی نصرت کے ساتھ جہاد شروع کیا؟

سوال: ٢

آخر وہ کیا شرعی عذر اور قباحتیں تھیں کہ جس کی بنیاد پر شیخ الجولانی نے اپنے امیر، امیر المومنین شیخ ابوبکر البغدادی الحسینی کی اطاعت سے منہ پھیرا اور اپنا ایک الگ جتھ بنایا ؟

سوال: ٣

کیا شیخ الجولانی کے امیر شیخ ابوبکر البغدادی الحسینی نے کسی کفر بواح کا حکم دیا تھا کہ جس کی بنیاد پر شیخ الجولانی نے ان کا حکم ماننے سے انکار کیا اور اختلاف کی بنیاد ڈالی؟

سوال:۴

آخر وہ کونسے شرعی دلائل اور شرعی غایتیں ہیں جن کی بنیاد پر جبهة النصرة نے الدولة الاسلامیة کو چھوڑ کر آج ان شامی گروپوں سے اتحاد کرلیا ہے جن کی اکثریت باقاعدۃ طور پر سعودی طواغیت کے زیر اثر ہے اور امریکہ بھی ان گروپوں کی سعودی طواغیت کے ذریعے فوجی اور لاجسٹک سپورٹ فراہم کررہا ہے ؟

ان سوالات کو اٹھانے اور ان کے مختصر جوابات کا مقصد مسلمانوں کو اس قضیہ کے حوالے سے اصل صورتحال سے آگاہ کرنا تاکہ وہ یہ بات جان سکیں کہ جھگڑے کی ابتداء کہاں سے ہوئی اور کس نے کی ؟ اگر کوئی ان سوالات کے جوابات سے مطمئن نہیں یا وہ ان جوابات کو غلط تصور کرتا ہے تو پھر وہ ان سوالات کے جوابات شرعی دلائل و محکمات اور ثبوتوں کے ساتھ دے، صرف ہوا میں تیر چلانے کے مصداق فرضی اور قیاسی باتوں کے ذریعے نہ دے؟

ہم تو الحمد للہ! الدولة الاسلامیة العراق والشام کے بارے میں بھی وہی گمان رکھتے ہیں جوکہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ الدولة الاسلامیة العراق سے رکھتے تھے اور اس کے خلاف جو سازشوں

کے جال بچھائے جارہے ہیں اس بارے میں بھی ہم شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے کلام پر ہی اپنا کلام بھی ختم کرتے ہیں:

"اگر دولۃ العراق الاسلامیۃ کی قیادت اپنے ہاتھ ہمسایہ ممالک میں سے کسی کے ہاتھ میں دے دے تاکہ وہ ان کی کمر بن سکیں اور ان کے ساتھ سہارا لے سکیں جیسے کہ کچھ جماعتوں اور احزاب نے ایسا کیا تو آج صورتحال اس کے بالکل برعکس ہوجائے۔ پس (ہمسائے ملک کی ایجنسیوں کی گود میں بیٹھنے والی) ان جماعتوں کے بجٹ دسیوں بلکہ سینکڑوں ملین میں ہیں۔ جبکہ الدولۃ الاسلامیۃ والوں کا رزق ان کے نیزے کے سائے تلے ہے اور یہ بہترین رزق ہے اگر وہ جان لیں"۔

شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے مزید کہا:

میرے خیال میں دولۃ العراق الاسلامیۃ کے مجاہدین پر ان شدید حملوں کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ حق کو تھامنے والے اور اس منہج رسول ﷺ پر سختی کے ساتھ کاربند ہونے والے ہیں، جس کے بارے میں ورقہ بن نوفل نے کہا تھا:

ما جاء رجل قط بمثل ما جئت به الا عودی

”کوئی آدمی بھی اس جیسی دعوت نہیں لے کر آیا جیسی آپ لے کر آئے ہیں مگر اس سے دشمنی کی گئی ہے“۔

پس الدولۃ الاسلامیہ کے (سابق) امیر ابو عمر (رحمہ اللہ) اور ان کے بھائی، ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو اپنے دین پر سودے بازی کرلیتے، ”کچھ لو اور کچھ دو“ پر راضی ہو جاتے اور راستے کے درمیان میں ہی اپنے دشمنوں سے جاملتے ہیں۔ لیکن وہ تو علی الاعلان حق کو بیان کرنے والے اور صرف اپنے خالق کو راضی کرنے والے ہیں، اگرچہ مخلوق ناراض ہی کیوں نہ ہو جائے۔ اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔ اسی طرح وہ اس بات سے انکاری ہیں کہ عالم اسلام کی مختلف حکومتوں میں سے کسی بھی حکومت سے مداہنت کریں، نصرت دین کیلئے مشرکین سے دوستی کریں، کیونکہ انھیں اس بات کا یقین ہے کہ یہ دین اللہ رب العزت کا دین ہے، اور وہی ان کی مدد کرے گا اور اس کے بندوں میں سے وہ جس سے چاہے گا مدد لے گا۔ وہ غنی ہے، اس بات سے پاک ہے کہ ہم اس کے ساتھ شرک کریں تاکہ اس کے دین کی مدد کر سکیں۔ یہ محال ہے کہ دین کی نصرت مشرک و

طاغوتی حکام سے دوستی کر کے کی جائے۔ ”الدولة الاسلامیة“ والوں کے سامنے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے:

”اے لڑکے، میں تجھے کچھ باتیں سکھاتا ہوں، اللہ کو یاد کر اللہ تیری حفاظت کرے گا، اللہ کو یاد رکھ تو اللہ کو اپنے سامنے پائے گا۔ جب بھی تو سوال کرے تو اللہ سے سوال کر اور جب بھی تو مدد مانگے تو اللہ سے مدد مانگ، اور خوب اچھی طرح جان لے کہ اگر ساری دنیا جمع ہو کر تجھے فائدہ پہنچانا چاہے تو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتے مگر وہی جو اللہ رب العزت نے تیرے لئے لکھ دیا ہے اور اگر ساری دنیا جمع ہو کر تجھے نقصان پہنچانا چاہے تو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر وہی جو اللہ رب العزت نے تیرے لئے لکھ دیا ہے۔ قلم (جن سے تقدیر لکھی گئی) اٹھا لئے گئے، اور صحیفے خشک ہو گئے۔“ (رواہ احمد)

از قلم: ملا عبدالقادر الخراسانی

Zip

https://app.box.com/s/zg53ckfkfuyn3e6eieaj

PDF

https://app.box.com/s/k4ymvxeu31li7y7j822r